عصرِ حاضر میں امتِ مسلمہ کو درپیش مسائل اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کا حل

۱- تعارف

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین صرف دین اسلام ہے اس دین
حنیف کے پیروکار ~~کلمہ گو مسلمان~~ دنیا کے 57 قدرتی
وسائل سے مالا مال مسلم ممالک کے دائروں میں سموئے ہوئے کلمہ گو مسلمان
اس دنیا پر امتِ مسلمہ کا وجود قائم رکھے ہوئے ہیں۔ پر افسوس
ہزاروں سال دنیا پہ حکمرانی کرنے والی یہ امت آج
ایسے مسائل سے دوچار ہے جو اسے پستی کے دہانے پر لے آئے
ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ امتِ مسلمہ اپنے مسائل
کا بغور جائزہ لے کر انہیں اسلامی تعلیمات کے مطابق
جڑ سے اکھاڑ پھینکے اور دنیا میں پھر سے اپنا لوہا منوائے۔

۲- دورِ قدیم میں مسلم اُمہ

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

عشقِ رسول اور جذبہ ایمانی نورِ قرآنی سے منور یہ امتِ مسلمہ کے عروج کے
اُس دور کی چند جھلکیاں ہیں جب دنیا فتح کرنا کا عظم
معصم اہلِ اسلام کی آنکھوں میں جھلکتا دکھائی دیتا تھا جب
عرب کے کتب خانوں کی فہرستیں دو لاکھ جلدوں پر

تیار ہوا کرتی تھیں جب اہلِ یورپ عربوں کی زبان بولنے پر فخر محسوس کیا کرتے تھے۔ کاشتکاری کا فن ایشیا سے درآمد کیا جاتا تھا۔ صلیبی جنگوں کے دوران فرنگی مغربی اطباء پر بھروسہ نہیں کیا کرتے تھے۔ اور جب یورپ کے افلاس کی یہ حالت تھی کہ دیہاتی بچوں کو فروخت کرکے اشیاء خورد و نوش عربوں سے خریدی جاتی تھیں۔

یہ عروج زوال میں بدلا اور آج امتِ مسلمہ اُن مسائل میں گر چکی ہے جو کبھی مغربی معاشروں کے مسائل ہوا کرتے تھے۔

3۔ دورِ حاضر میں مسلمہ اُمہ کو درپیش مسائل

آج امتِ مسلمہ نہ صرف داخلی بلکہ خارجی مسائل کی ایسی دلدل میں قدم رکھ چکی ہے جو گزرتے ہوئے ہر لمحے کے ساتھ ایسی غلامی کی زنجیروں میں جکڑے جا رہی ہے ذیل میں اِن مسائل پر ایک نظر ڈالی گئی ہے۔

1۔ داخلی مسائل / عالم اسلام کے داخلی مسائل

(1) عقلی فقدان و فکری جمود

مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے مسائل ~~ذہنی نہیں~~ بلکہ شعوری ہیں۔ حصولِ تعلیم جسے نبی پاک ﷺ نے فرض

قرار دیا تھا تھا

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے (حدیث)

اس حکم کو پس پشت ڈالتے ہوئے مسلم امہ نے عورتوں کو گھر کی چوکھٹ تک محدود کر دیا انہیں علم سے محروم کر دیا ان علم سے نا آشناؤں نے اپنی گود جیسے اسلام نے پہلی درسگاہ قرار دیا تھا سے ایسی نا اہل قوم اور حکمران کو جنم دیا جو عقلی فقدان اور فکری جمود کا شکار تھے یہی فکری جمود آج سائنس و ٹیکنالوجی کے میدان میں مسلم امہ کو آگے ابھرنے نہیں دے رہا۔

(۲) بے لگام مادہ پرستی اور اخلاقی زبوں حالی

زوال امہ کے خاتمے سے جہاں مسلمان علمی و عقلی میدان میں پیچھے رہ گئے وہیں اسی گھڑی دنیا کے کھیل تماشے اور پرتعیش طرز زندگی کی خواہش انکے دل میں گھر کر گئی۔ اور اپنی ان نفسانی خواہشات کے حصول کی خاطر قتل و غارت، چوری ڈاکہ زنی، ناپ تول میں کمی جیسے گناہوں میں ملوث ہو کر قرآن کے احکامات

ناپ تول میں کمی نہ کرو۔

جھوٹ بولنے والے پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔

کو پس پشت ڈال دیا

(۳) شخصی آزادیوں کے حوالے سے ناگفتہ بہ صورتحال

اپنی مادی نو ایجادات کے پرصورت حصول کی خاطر جھوٹ، دھوکہ دہی، نا انصافی جیسے جرائم کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو سرِ عام چوراہوں پہ لٹکا کر حقِ رائے دہی کا قتل جیسے بنیادی حق کو چھین لیا گیا۔ اسی طرح کالم نگاروں کے اغواء کی وارداتیں۔ میڈیا آرڈیننس میں ترامیم کے واقعات۔ بادشاہ وقت کے خلاف بیان پر سزائے موت کے احکامات اور علمی وادرے کے میدان میں امت کو جدید طرزِ علم و فن سے محروم رکھنے کے انتظامات اُن کو لے حق زندگی، حق رائے دہی اور حق علم پر وہ حملہ دکھاوا ہیں جو قابل ~~[illegible]~~ جیسے کہ مغرب جا کر بھی قابل ورزش قرار دیتے ہیں دیے

یہ زمیں و آسماں تھا میرے لیے
لوح و قلم باغات میرے لیے
اب نہ زندگی نہ رائے حق دہی
ایسی صورت ناگفتہ بہ، یا خدا!

(۴) وسائل کی کثرت اور ناقص انتظام

- خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

شخص پابندیوں میں جکڑی امت مسلمہ اپنی غلامانہ زندگی کے خلاف آواز اٹھانے کی جرأت نہیں کرتی اور وہ اہل حکمران اس امت کے قدرتی وسائل کو پانی کی طرح بہا رہے ہیں۔ سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ حکمران ایسی پالیسیاں مرتب کرتے ہیں جو محض انھیں کی جیبیں بھرنے کے لیے ہوں۔ آج مسلمانوں کی آبادی سوا ارب کے قریب ہے دنیا کا ہر پانچواں شخص مسلمان ہے لیکن آبادی کے اس ذخیرے کو علم سے محروم رکھ کر کوڑی کے داموں مزدور بنا کر مغرب کے ہاتھوں فروخت کیا جا رہا ہے۔

2- عالم اسلام کے خارجی مسائل

(1) مغربی تہذیبی یلغار

تجارت کی غرض سے مسلم ممالک کے ذخائر تک رسائی حاصل کرنے کے لیے مسلم ممالک میں داخل ہونے والے مغربی ممالک اپنی تہذیب و ثقافت کو دنیا پر بالعموم اور مسلم دنیا پر بالخصوص نافذ کرنے کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ آج ہر مسلم گھر میں مغربی تہذیب کے کچھ شاہکار تو ضرور مل جائیں جیسے شاعر مشرق یوں بیان کرتا ہیں

بہتر ہے صوفے ہیں افرنگی،
بہتر قالین ایرانی

(۲) مسلمانوں کو داخلی طور پر منتشر کرنے کی کوشش

مغرب تجارت کے ذریعے اپنی تہذیب کو مشرق میں پھیلا کر مشرقی امت مسلمہ کی زمین پر اپنی جڑیں گاڑ کر بیٹھا ہے آج مغرب کی ایسی ایجنسیاں مسلم ممالک میں کام کر رہی ہیں جو سودی قرضوں کے شکنجے میں جکڑ کر مسلم دنیا کو غیر مستحکم رکھنے کے لیے شب و روز ایک کیے ہوئے ہیں۔

(۳) انفارمیشن ٹیکنالوجی اور معاشی جنگ

جدت کے اس دور میں جہاں مسلمان عقلی فقدان اور فکری جمود کے ساتھ ساتھ سودی قرض لے کر اپنی معیشت کو تباہ کر چکے ہیں وہیں مغرب ٹیکنالوجی کے میدان میں اس قدر آگے نکل چکا ہے کہ آج امت مسلمہ اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور مجبوراً مغربی ممالک سے اشیاء خورد و نوش درآمد کرنے پہ مجبور ہے

(۴) مغرب کے عدل و انصاف کے دوہرے معیار

یہی ضروریاتِ زندگی مسلم ممالک کو مغرب کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیے ہوئے ہیں نتیجتاً مسلم ملک مغرب کی حکم عدولی نہیں کر سکتے اور یہی وجہ ہے کہ جب مشرقی

تیمور میں تحریک آزادی چلی تو عیسائی ریاست تشکیل دے دی جاتی ہے
کیونکہ اس سے ایک مسلمان ریاست کے دو ٹکڑے ہوتے ہیں اور
ایک عیسائی ریاست وجود میں آتی ہے جبکہ یہی تحریک کشمیر
میں ہو تو مغرب کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ان دوہرے
معیارات کی وجہ سے بہت سارے مسائل نے جنم لیا ہے

۵- اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان مسائل کا حل

(۱) شعوری بیداری بذریعہ حصول علم

امت مسلمہ ایک ایسی امت ہے جسکی ابتدا علم سے ہے اور جسکی انتہا بھی علم پر ہے پہلی وحی کی میں **اقراء** سے ابتداء اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ علم کے بنا یہ امت اپنا وجود کھو دے گی۔ **نبی ﷺ کا معلم بن کر** تشریف لانا اور مسلمانوں پر علم کا حصول کو فرض کرنا بے معنی نہ تھا۔ مسلم دنیا کی 500 بہترین یونیورسٹیاں بھی آج تعمیر نہیں ہو سکی جبکہ مغرب کے صرف ایک ملک امریکہ میں 5000 سے زائد تعمیر کی جا چکی ہیں مسلمانوں کو ہوش کے ناخن دلوانے کے لیے کافی ہیں۔ اس مقصد کے لیے تمام مسلم دنیا ایک فنڈ تشکیل دے سکتی ہے جہاں یونیورسٹیوں کے لیے رقوم جمع کی جائیں۔

(۲) معیشت / اسلامی معیشت کا قیام

اسی طرح مسلمان سودی صرف قرض سے نجات پانے کے لیے

اسلامی بینکاری کو اسکی اصل روح میں اپنے معاشرے میں نافذ کریں۔ کیونکہ سود کی ممانعت واضح الفاظ میں ممانعت قرآن میں موجود ہے۔

"اے ایمان والو! سود دوگنا چوگنا کرکے نہ کھاؤ"

(آل عمران: 130)

(۳) اسلامی معاشرے کا قیام

مسلمانوں کو علم کی دولت سے مالا مال کرنے کا سامان مہیا کرنے اور معاشرے کو سود کی لعنت سے پاک کرنے کے بعد معاشرے میں اخلاقیات کی بہتری کے لیے کام کیا جائے۔ مساجد کو پھر سے آباد کیا جائے۔ علماء حضرات مجبوروں، مزدوری عوام کو اکٹھا کرنے کا سامان درس دیں وہ بتائیں کہ باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے سے ستائیس درجے افضل ہے۔ اسی طرح مغربی تہذیبی یلغار کا خاتمہ کرنے کے لیے انٹرنیٹ پر غیر اخلاقی مواد پر پابندی کی مانگ کی جائے۔ اقلیتوں کو برابری کے حقوق دیئے جائیں۔ انتہا پسندی کو ختم کرنے کے لیے قرآن کی تعلیم دی جائے۔

(۴) مضبوط نظامِ عدل

حل

اسی طرح مسلمانوں کو درپیش مسائل کے لیے مغربی اداروں سے انصاف کی بھیک مانگنے کی بجائے عالمی عدالت انصاف کی طرز پر اسلامی عدالت انصاف بنایا جائے اور حضرت عمرؓ کی عدالتِ عام کی طرح سعودیہ حج پر آنے والے عازمین کو یہ رعایت دی جائے کہ سعودیہ جیسے عدالت اعلیٰ کا درجہ دیا جائے کے ادارہ انصاف میں اپنی روداد پیش کر سکے۔

۵- خلاصہ بحث

امت مسلمہ جو انبیاء کے بعد دین کی سربلندی کا بیڑا اپنے سر اٹھائے ہوئے ہے آج داخلی اور خارجی مسائل کا شکار ہے اسلامی تعلیمات کے مطابق ان مسائل کو حل کرتے ہوئے ایسی مثال قائم کرنا ہوگی جو تمام دنیا کو متاثر کرے اور خلفائے راشدین کی طرح اپنے فرائض انجام دے سکے۔

۶ سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا